© rasailojaraid.com

محافظ ختم نبوت

مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

امیر شریعت مرحوم کے پیش نظر زندگی کے پہلا لمحے تک تین مقاصد رہے۔ ان کی زندگی کا سب سے آخری مقصد انگریز کی غلامی سے قوم اور ملک کو آزادی دلانا۔ دوسرا مقصد تحفظ ختم نبوت اور تیسرا مقصد استحکام ملک تھا۔ اس بات کو ایک زمانہ بیت چکا ہے۔ جب انگریز نے اختتام جنگ کے بعد مسلمانوں کے مقامات مقدسہ پر خلاف وعدہ قبضہ جما لیا۔ فرنگی کی اس مذموم حرکت نے پوری دنیائے اسلام کو آتش زیر پا کر دیا۔ متحدہ ہندوستان میں مولانا شیخ الہند محمود حسن اسیر مالٹا۔ مولانا حسین احمد مدنی مرحوم، ڈاکٹر انصاری اور حکیم اجمل خاں وغیرہم نے یہ عہد کیا کہ وہ اپنی جان تک کی بازی لگا دیں گے مگر انگریز کے استعمار پسندانہ اقدامات کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ امیر شریعت مرحوم اور ان کی جماعت مجلس احرار اسلام نے بھی اسی عہد کو اپنایا۔ ۱۹۲۰ء میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم مدرسہ کو چھوڑ کر میدان جہاد میں اتر آئے۔ اور ۱۹۴۷ء تک عظیم الشان قربانیاں دیں۔ ۱۹۲۰ء سے ۱۹۴۷ء تک ۲۷ سال کے عرصہ میں تقریباً دس سال جیل کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اس وقت کے خان بہادر سر اور ٹوڈی حضرات کہا کرتے تھے کہ انگریز ہندوستان سے نہیں جائے گا۔ مگر یہ چند مجاہد کہا کرتے تھے کہ یا انگریز کو نکال دیں گے یا اپنی جان ختم کر دیں گے۔ آخر کار امیر شریعت اور ان کی جماعت احرار کا یہ مقدس قافلہ اس ملک کو انگریزوں سے پاک کرنے میں کامیاب ہوا۔ اور فوجوں، خان بہادروں، سروں، جھوٹے ولیوں اور نبیوں والے انگریز کو درویشوں کی راست روی اور راسخ الاعتقادی کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے۔ اور ہندوستان سے نکل جانا پڑا۔ اس طرح سے شاہ جی مرحوم اپنے زندگی کے مقصد اولیٰ میں کامیاب و کامران ہوئے۔

شاہ جی مرحوم کی زندگی کا دوسرا مقصد تحفظ ختم نبوت تھا۔ جس پر ہمیں تازیست قائم رہنے کا عہد کرنا ہے۔ امیر شریعت مرحوم کہا کرتے تھے کہ ہماری نماز، حج، روزہ، زکوٰۃ، شریعت، طریقت، حقیقت، تہذیب، معاشرت، تمدن، اخلاق، مذہب غرضیکہ مکمل دین اسلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی کے گرد چکر لگا رہا ہے۔ یہ عقیدے کی بات ہے کہ اگر کوئی شخص پوری زندگی لا الٰہ الا اللہ کہتا رہے تو وہ مسلمان نہیں کہلائے گا جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہے اور حضور کا اتباع نہ کرے۔

موت کا ذائقہ ہر انسان کو چکھنا ہے۔ اس سے ولی، غوث، قطب، اور نبیوں تک کو مفر نہیں ہے۔ مگر قابل غور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ تدفین کے بعد بعض کی قبر جنت کا باغیچہ بن جاتی ہے اور بعض کی قبر جہنم کا گڑھا۔ حضرت امیر شریعت کی پوری زندگی مجاہدانہ گزری ہے۔ ان کی کیا تعریف کی جائے وہ ہماری تعریف سے بے نیاز تھے۔ اور ہیں۔ شاہ جی کی زندگی میں ایک شخص نے سٹیج پر ان کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تعریف کرنا شروع کر دی تو شاہ جی نے اٹھ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا گویا وہ اپنی تعریف سننا پسند نہیں کرتے تھے۔ آج بھی شاہ جی مرحوم کی اس قدر تعریف کرنے کی ضرورت نہیں۔ جتنی کہ ان کے کردار کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ شاہ جی فرمایا کرتے تھے۔ تمام کا تمام دین حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی سے وابستہ ہے۔ ان کی نبوت کو الگ کر دیا جائے تو باقی کچھ نہیں رہتا۔ لہٰذا میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں شاہ جی کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جس پر چلتے ہوئے انہوں نے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔

حضرت امیر شریعت مرحوم نے بتایا کہ تین سال قبل جب وہ ایک شب وضو کرنے گئے۔ ان پر فالج کا حملہ ہوا۔ ان میں اتنی سکت نہ رہی کہ پانی کا کوزہ اٹھا سکیں۔ اس وقت انہیں خیال آیا کہ اپنی رفیقۂ حیات یا بچوں میں سے کسی کو پکاریں۔ مگر ان کے ضمیر نے خدا کے سوا کسی کو مدد کے لئے پکارنا گوارا نہ کیا۔ چنانچہ اس لاچاری کے عالم میں بقول امیر شریعت انہوں نے کلمہ توحید یوں پڑھنا شروع کر دیا۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لا نبی بعدہ

اس کے بعد انہوں نے بڑی مشکل سے وضو کیا۔ اور اشاروں سے نماز ادا کی۔ امیر شریعت خود امیر شریعت نہیں بن گئے تھے۔ اور نہ ہی چند آدمیوں نے بیٹھ کر انہیں یہ خطاب دے دیا تھا۔ دراصل واقعہ یوں ہے کہ محدث العصر حضرت علامہ محمد انور شاہ کاشمیری رحمتہ اللہ علیہ آخری بار لاہور تشریف لائے تو تقریباً پانچ صد علماء کا اجتماع ہوا۔ انجمن خدام الدین کا جلسہ تھا۔ اس اجتماع میں علم و فضل کے مالک بڑے جید علماء اور اکابر موجود تھے۔ جن میں مولانا شبیر احمد عثمانی، مفتی کفایت اللہ، مولانا حسین احمد مدنی ایسی ہستیاں بھی شامل تھیں وہاں علامہ انور شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "ہم نے جہاد باللسان کرنا ہے۔ کسی کو امیر بنانے کا مسئلہ درپیش ہے۔ میرا وجدان کہتا ہے کہ اس وقت شریعت کی حفاظت کے لئے سید عطاء اللہ شاہ بخاری نہایت ہی موزوں ہیں اور شاہ جی کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اجتماع علماء کے سامنے کھڑا کر دیا۔ اور کہا کہ میں سب سے اول بیعت کرتا ہوں۔ اور عطاء اللہ شاہ صاحب کو امیر شریعت منتخب کرتا ہوں۔ اس وقت سے سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم کو امیر شریعت کے خطاب سے یاد کیا جانے لگا۔

ناموس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سوال اور بخاری کی زبان۔ آپ اندازہ فرمائیے کیا عالم ہو گا۔ شاہ جی فرماتے تھے کہ حضور کی شان میں گستاخی کرنے والی زبان نہ رہے گی یا سننے والے کان نہیں رہیں گے۔

حضرت امیر شریعت مرحوم علماء کرام کے محبوب، مزدوروں کے حامی، غریبوں کے دوست، ختم نبوت کے محافظ، صحابہ کرام کے مداح اور بزرگان دین کے متبع تھے۔

شاہ جی نے تحریک تحفظ ختم نبوت کے دوران تمام دینی جماعتوں اور مختلف مکاتب فکر کے علماء کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا۔ یہ آپ کا عظیم الشان کارنامہ تھا۔ جس کی گزشتہ پانچ صد سالہ تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔

© rasailojaraid.com